148449 ـ كيا بيوى كو خاوند سے سوال كرنےكا حق حاصل ہے كہ وہ كہاں جا رہا ہے، يا كہ ايسا كرناحرام ہے ؟

سوال

كيا شريعت بيوى كو اپنے خاوند سے دريافت كرنے سے منع كرتى ہے كہ وہ كہاں جا رہا ہے، كيا شريعت ميں بيوى كے ليے ايسے سوالات كرنا حرام ہيں ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

شريعت اسلاميہ نے خاوند اور بيوى دونوں پر واجب قرار ديا ہے كہ وہ ايك دوسرے سے حسن معاشرت كے ساتھ پيش آئيں اور آپس ميں اچھے طريقہ سے بود و باش اختيار كريں.

ابن كثير رحمہ اللہ كا كہنا ہے:

" قولہ عزوجل:

اور ان (بيويوں) كے ساتھ اچھے طريقہ سے بود و باش اختيار كرو النساء (19).

يعنى حسب استطاعت بيوى كو اچھى بات كہو، اور اپنے افعال ميں بھى اچھائى اختيار كرو، اور اپنى شكل و صورت بھى اچھى بناؤ، جيسا آپ خود چاہتے ہيں كہ وہ آپ كے ليے يہ سب كچھ كرے، تو بالكل اسى طرح آپ بھى وہى كچھ كريں جو اس سے چاہتے ہيں.

كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور ان (عورتوں) كے بھى بالكل اسى طرح حقوق ہيں جس طرح ان پر حقوق ہيں اچھے طريقہ كے ساتھ البقرة (228).

ديكھيں: تفسير ابن كثير (2 / 242).

اس ميں كوئى شك و شبہ نہيں كہ خاوند اور بيوى كے حقوق ميں فرق پايا جاتا ہے، اور اسى طرح بيوى اور خاوند كى طبيعت ميں بھى فرق ہوتا ہے.

مثلا بیوی اپنے خاوند کی اجازت کے بغیر گھر سے باہر نہیں نکل سکتی، لیکن خاوند کے لیے ایسا نہیں کہ وہ بھی اپنی بیوی سے اجازت لے کر اور اسے بتا کر ہی جائے.

اسی طرح بیوی اپنے خاوند کے گھر میں کیسی ایسے شخص کو داخل ہونے کی اجازت نہیں دے سکتی جسے خاوند پسند نہیں کرتا، لیکن یہ چیز خاوند کے لیے نہیں ہے کہ وہ بھی بیوی کی اجازت کے بغیر کسی کو نہ داخل ہونے دے.

اس کے علاوہ ازدواجی زندگی میں اور بھی کئی ایك معاملات ایسے ہیں جنہیں خاوند جانتا ہے اور شریعت مطہرہ نے اسے بیان کیا ہے، یا پھر عرف عام میں عادتا معروف ہیں.

کسی بھی عرف میں اور نہ ہی شریعت الہی میں یہ چیز معروف ہے کہ بیوی کو یہ حق پہنچتا ہے کہ اسےمعلوم ہونا چاہیے کہ اس کا خاوند کہاں جا رہا ہے، اور کہاں نکل رہا ہے؛ کیونکہ اصل میں خاوند نے تو کئی کاموں اور مصلحتوں کے لیے گھر سے جانا ہوتا ہے؛ ان کا تعلق کام کاج سے بھی ہوتا ہے اور عبادت سے بھی اور صلہ رحمی کے ساتھ بھی، اس لیے یہ ناممکن ہے کہ بیوی کو حق دیا جا سکے کہ خاوند جاتے وقت بیوی کو بتا کر جائے کہ وہ کہاں جا رہا ہے اور کس کام کے لیے نکل رہا ہے.

اور یہ چیز طبعی طور پر بیوی کے لیے نہیں ہے کیونکہ وہ تو گھر سے نادر ہی نکل کر جاتی ہے، اور اس لیے بھی کہ اس کے سارے امور اور معاملات تو گھر کے ساتھ ہی وابستہ ہیں.

لیکن اس کے ساتھ ساتھ ہم یہ نہیں کہ سکتے کہ بیوی کے لیے خاوند سے دریافت کرنا حرام ہوگا کہ وہ کہاں جا رہا ہے، بلکہ ابھی تك لوگ دیکھتے ہیں کہ خاوند اپنی بیوی کو بتا کر جاتا ہے، اور خاص کر جوانی کی عمر میں.

یا پھر ہو سکتا ہے اس کا تعلق صرف خاوند کے ساتھ ہو یا پھر اس کی کوئی سوکن ہو، اور وہ ڈرتی ہو کہ کہیں وہ اس کی باری میں دوسری بیوی کے پاس نہ چلا جائے، یا اسے خدشہ ہو کہ خاوند کا سلوك پسندیدہ نہ ہو.

لیکن یہ چیز قبول اور تحمل کی حدود میں رہنا چاہیے جبکہ خروج قلیل ہو، اور کبھی کبھار ایسا ہوتا ہو، لیکن یہ عام طبیعت نہیں بن سکتی کہ وہ جب بھی گھر میں آئے یا گھر سے نکلے تو بیوی کو بتا کر جائے، کیونکہ ایسا تو کوئی خاوند برداشت نہیں کر سکتا یا پھر اس سے اچھی زندگی بسر نہیں ہو سکتی.

لیکن ہم خاوند کو تنبیہ کرتے ہیں کہ ان کے لیے بہتر اور افضل یہی ہے کہ جب زیادہ مدت کے لیے جا رہے ہوں تو وہ اپنی بیویوں کو بتا کر جائیں کہ وہ کہاں جا رہے ہیں، یا پھر وہ ایسی جگہ اور ایسے کام کے لیے جا رہا ہو جو خطرناك ہو؛ کیونکہ ایسا کرنے میں بہت سارے فوائد پائے جاتے ہیں:

اول:

اس سے بیوی کی قدر و قیمت میں اضافہ ہوتا ہے، اور اسے وہ اہمیت دی جائیگی جس کا ایك شریك حیاۃ مستحق ہوتا ہے.

دوم:

زیادہ مدت دور اور غائب رہنے کی بنا پر بیوی کو جو پریشانی لاحق ہو گی اس سے بیوی بچ جائیگی.

سوم:

اگر خاوند خطرناك جگہ گیا ہو اور طویل عرصہ تك واپس نہ آئے تو پھر اسے جلدی تلاش کیا جا سکتا ہے، مثلا امن و عامہ کے محکمہ سے رابطہ کر کے، یا پھر ایسے مد مقابل سے ملاقات کر کے جس سے اسے خطرہ تھا، یا پھر کسی ایسی جگہ گیا ہو جہاں کا امن و امان ہی بحال نہیں.

بعض جگہوں پر جانے کا بیوی کو بتانے میں پہل کرنا بہت ہی اچھی بات ہے اور اس میں خیر ہے قبل اس کے کہ بیوی خود دریافت کرے.

ہماری تو رائے یہی ہے کہ اس طرح کے معاملات میں بیوی کو اعتماد میں لینا اور اسے بتانا ازدواجی تعلقات میں بہتری اور تقویت کا باعث بنتا ہے، اور آپس میں ایك دوسرے سے محبت و الفت اور تعلق میں اضافہ کا باعث ہے.

ہم بیوی کو تنبیہ کرتے ہیں اور ایسا کرنے سے اجتناب کرتے ہیں کہ جب بھی خاوند گھر سے جانے لگے یا پھر نکلے تو وہ ہر بار اس سے دریافت مت کرے کہ وہ کہاں جا رہا ہے کیونکہ ایسے سوالات عام طور پر خاوند کو اچھے نہیں لگتے اس لیے عقل و دانش رکھنے والی اور تجربہ کار مائیں اپنی بیٹیوں کو شادی سے قبل ہی بتا دیتی ہیں کہ وہ خاوند سے اس طرح کے سوالات مت کریں.

اسی طرح ہم اپنی فاضلہ بہنوں کو یہ تنبیہ کرتے ہیں کہ وہ اپنے خاوندوں کو ـ بعض اوقات چاہیے زیادہ ہی ہو ـ نصیحت کیا کریں کہ وہ گھر سے کمائی وغیرہ یا پھر شب بیداری کے لیے نکلنے میں اللہ کا خوف کریں.

امید ہے اس طرح کی نصیحت کسی ایك خاوند کی ہدایت کا سبب بن جائے اور وہ حرام کام سے باز آ جائے یا پھر واجب کو ترك کرنے سے اجتناب کرے.

خاوند اور بیوی کے ایك دوسرے پر حقوق کو جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (10680) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور یہ معلوم کرنے کے لیے کہ عورت اپنے خاوند کی اطاعت کیوں کرتی ہے سوال نمبر (13661) کے جواب کا مطالعہ کریں.

اور خاوند کی اجازت کے بغیر بیوی کا گھر سے نکلنے کا حکم جاننے کے لیے آپ سوال نمبر (69937) کے جواب کا مطالعہ کریں.

واللہ اعلم .